کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

کشف المحجوب

(کلام المرغوب)

حضرت سید علی بن عثمان ہجویری

المعروف

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق تخریج و تدوین جدید

ڈاکٹر خالق داد ملک

ڈاکٹر طاہر رضا بخاری

مکتبہ شمس و قمر

جامعہ حنفیہ غوثیہ بھائی چوک لاہور

0345-4666768,0322-4973954

کتاب	:	**کشف المحجوب** (کلام المرغوب)
مصنف	:	حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش
مترجم	:	علامہ ابوالحسنات سیّد محمد احمد قادری
تحقیق، تخریج و تدوین جدید:		ڈاکٹر خالق داد ملک، چیئرمین شعبہ عربی پنجاب یونیورسٹی
		ڈاکٹر طاہر رضا بخاری، ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور اوقاف پنجاب
باہتمام	:	قاری محمد عارف سیالوی، مہتمم جامعہ حنفیہ غوثیہ لاہور
نگران	:	صاحبزادہ محمد طاہر شہزاد سیالوی، چیئرمین مکتبہ شمس وقمر
		حافظ محمد کاشف جمیل، مینجنگ ڈائریکٹر مکتبہ شمس وقمر
کمپیوٹر ورک	:	طاہر مقصود
سال اشاعت	:	فروری ۲۰۱۲ء / ربیع الاوّل ۱۴۳۳ھ
تعداد	:	500
ناشر	:	مکتبہ شمس وقمر، جامعہ حنفیہ غوثیہ، بھاٹی چوک لاہور
		0345-4666768 0322-4973954

بارہواں باب

صوفیائے متاخرین

ناظرین کرام! اللہ تمہیں توفیق عطا فرمائے۔اچھی طرح یاد رکھو کہ ہمارے زمانہ میں اس قسم کے لوگ باقی ہیں جو ریاستِ عرفان پر قبضہ، بلا ریاضت و مجاہدہ کے چاہتے ہیں اور متصوف بن کرار بابِ قصد و حزم کو بھی اپنے اوپر قیاس کر کے اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔

(طریقہ ان کا یہ ہے کہ) جب ذکرِ وارفتگاں اور حالاتِ سلف سن کر ان کے تشرف و قرب کو دیکھتے ہیں اور ان کے زُہد و ورع اور مجاہدہ کا قصہ معلوم کرتے ہیں، اپنے نفس اور دل سے پوچھتے اور نگاہ کرتے ہیں (کہ آیا ہم اتنا مجاہدہ، اس قدر ریاضت کرنے کے اہل ہیں یا نہیں)۔تو وہ اپنے نفس اور دل کو ان مجاہدوں سے دور اور بعید پاتے ہیں (مگر صوفی بن کر عوام پر دامِ تزویر ڈالنے کے شوقین ہیں)۔تو بس ان چیزوں سے انکار شروع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ نہیں، اور ہم میں اس قسم کے لوگ اب باقی نہیں رہے۔

حالانکہ یہ قول ان کا بمرتبہ محال کے ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی زمین کو بے حجتِ الٰہیہ نہیں چھوڑا اور امتِ مرحومہ کبھی بغیر ولی کے نہیں رہی اور نہ رہے گی۔

چنانچہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ عَلَى الْخَيْرِ وَالْحَقِّ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةَ.

"ہمیشہ میری امت ایسی جماعت سے خالی نہ رہے گی جو خیر اور حق پر قیامت تک رہے گی۔"

اور فرمایا:

لَايَزَالُ فِيْ أُمَّتِيْ أَرْبَعُوْنَ عَلٰى خُلُقِ إِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. (۱)

۱۔ اسے ابونعیم نے "حلیۃ الأولیاء" میں بطریق أعمش، انہوں نے یزید بن وھب سے، انہوں نے ابن مسعود سے ان الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے۔

لَا يَزَالُ أَرْبَعُوْنَ رَجُلاً مِنْ أُمَّتِيْ قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ إِبْرَاهِيْمَ ، يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِمْ عَنْ أَهْلِ الْأَرْضِ ، يُقَالُ لَهُمْ : الْأَبْدَالُ ، إِنَّهُمْ لَمْ يُدْرِكُوْهُ بِصَلَاةٍ وَلَا بِصَوْمٍ ، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر۔۔۔۔۔)

’’ہمیشہ میری امت میں چالیس مردانِ خدا خُلقِ ابراہیم علیہ السلام پر رہیں گے۔‘‘

اب ہم جن لوگوں کا اس کتاب میں ذکر کر چکے ہیں وہ گذر گئے اور ان کی روحیں راحت ریحان میں پہنچ گئیں اور بعض ان میں سے ابھی حیاتِ جسمانی میں موجود ہیں۔ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَعَنَّا وَعَنْ جَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ .

(بقیہ حواشی گزشتہ صفحہ سے)

وَلَا بِصَدَقَةٍ، قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَبِمَ يُدْرِكُوْنَهَا ؟ قَالَ : بِالسَّخَاءِ.

’’میری امت سے چالیس آدمی ایسے رہیں گے جن کے دل حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی طرح ہوں گے، ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ اہل زمین سے مصائب دور کرے گا اور لوگ نماز، روزہ اور صدقہ کے سبب نہ پا سکیں گے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! پھر لوگ انہیں کس طرح پائیں گے تو فرمایا کہ سخاوت کے ساتھ۔‘‘

امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی مسند میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے ساتھ مرفوعاً روایت کیا ہے:

اَلْاَبْدَالُ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ ثَلَاثُوْنَ مِثْلَ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ السَّلَامِ، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ، اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا.

’’اس امت سے تیس ابدال حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی طرح ہوں گے، جب (ان میں سے) کوئی ایک آدمی فوت ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرا بدل دے گا۔‘‘

مذکورہ روایت کو امام سیوطی انہی الفاظ کے ساتھ ’’الجامع الصغیر‘‘ میں لائے ہیں اور اسے امام احمد بن حنبل کی طرف سے منسوب کیا ہے کہ انہوں نے اسے اپنی ’’مسند‘‘ میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے طریق سے ذکر کیا ہے اور اس کے صحیح ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔ امام زرکشی نے ’’التذکرۃ‘‘ میں کہا ہے کہ یہ حسن ہے اور ابن مسعود والی روایت، جسے ابونعیم نے ’’حلیۃ الأولیاء‘‘ میں ذکر کیا ہے، اس کی شاہد ہے۔ امام سیوطی کہتے ہیں: کہ اس حدیث کی بہت ساری شاہد روایات ہیں جسے میں نے ’’التعقبات علی الموضوعات‘‘ میں بیان کیا ہے۔ اور پھر انہیں علیحدہ ایک مستقل تالیف کی شکل دی ہے۔

حوالہ کے لئے:

مسند الإمام احمد بن حنبل ۱۱۲/۱، ۳۲۲/۵، المقاصد الحسنة للسخاوی (۸)، کشف الخفاء للعجلونی (۳۵)، الجامع الصغیر للسیوطی (۳۰۳۲)، فیض القدیر للمناوی ۱۶۷/۳، ۱۷۰، الدرر المنتثرة للسیوطی (۱۷۴)، التذکرہ للزرکشی (ص: ۱۴۲)، الأسرار المرفوعة لعلی القاری (ص: ۴۸)